❀❀❀ تقریر ❀❀❀

تقریر بابت ذاتی اصلاح

وقت5-7منٹ

”اک دن تمہارا لوگ جنازہ اُٹھائیں گے“

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِلَیۡهِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ (یونس:5)

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو! نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
اک دن تمہارا لوگ جنازہ اُٹھائیں گے
اور دفن کرکے گھر میں تاسف سے آئیں گے

معزز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کے ایک قطعہ جو مَیں نے تقریر کے آغاز پر پڑھا ہے۔ اِس کے ایک مصرع ”اک دن تمہارا لوگ جنازہ اُٹھائیں گے“ پر گفتگو کرنی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت میاں خیر الدین سیکھوانیؓ، والد ماجد مکرم مولانا قمر الدین صاحب صدرِ اوّل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمائش پر مولوی غلام رسول صاحب آف قلعہ جہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے یہ اشعار سنائے۔

دلا غافل نہ ہو اک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
نہ بیلی ہوگا نہ بھائی نہ بیٹا باپ اور مائی
تو کیا پھرتا ہے سودائی! عمل نے کام آنا ہے؟
ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
ہووے گا ایک دن مُردار یہ کِرموں نے کھانا ہے
غلام اک دن نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 271-272)

مولوی غلام رسول صاحب کے اشعار کے بعد الفضل 6 جنوری 2014ء میں لکھا ہے کہ

”اِس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کے صرف دو شعر **انسان پر لرزہ طاری کرنے کے لئے کافی ہیں۔**“

یہ دونوں اشعار خاکسار تقریر کے آغاز پر سُنا آیا ہے۔

سامعین! آج اِس عنوان پر تقریر کرنے کے لئے مجھے انہی الفاظ یعنی ”انسان پر لرزہ طاری کرنے کے لئے کافی ہیں“ نے تیار کیا ہے۔ مذہبی دنیا میں آخرت اور مرنے کے بعد کی زندگی کے حوالے سے حقائق لوگوں کو بتلایا سمجھا کر جہاں اِس دنیا میں نیک کام کرنے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے محبت اور عشق کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے وہاں مرنے کے بعد مناظر اور تعلیمات دے کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور نیکی بجالاتے رہنے کی تلقین ملتی ہے۔ مَیں نے ایک دفعہ لاہور پاکستان میں دیواروں پر یہ لکھا ہوا دیکھا تھا کہ ”نماز پڑھو قبل اِس کے کہ تمہاری نماز پڑھی جائے۔“ بہت سی کتب ایسے ٹاپکس پر موجود ہیں جیسے مرنے کے بعد کی زندگی۔ قبر میں

انسان کے ساتھ کیسا سلوک ہوگا؟ مرنے کے بعد کے مناظر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں مرنے کے بعد کے مناظر کا نقشہ کھینچا ہے۔ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصّہ یوں سنایا کہ ایک شخص جو بہت گناہ کیا کرتا تھا۔ لیکن اُس کے دل میں خوفِ خدا تھا اور آخری روز کے عذاب اور جہنم کی آگ سے ڈرتا بھی تھا۔ اُس نے مرنے سے پہلے اپنے بچوں کو یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے جلا کر میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا۔ بچوں کی طرف سے وجہ پوچھنے پر کہنے لگا کہ مَیں بہت گناہ گار ہوں۔ ساری زندگی بُرے کاموں میں گزری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ضرور جہنم میں ڈالے گا۔ جس کی آگ میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ جب میری راکھ ہوا میں بکھیر دو گے تو خدا تعالیٰ کہاں کہاں سے میری راکھ اکٹھی کرے گا اور مجھے سزا دے گا۔ یہاں تک کا واقعہ اُس خوف اور ڈر سے تعلق رکھتا ہے جس کا تعلق مرنے کے بعد کی زندگی سے ہے مگر وہ خداوند کریم کی رحیمیت کا اندازہ نہیں کر پایا کہ خدا تعالیٰ نے اُسے اِس خوف اور ڈر کی وجہ سے بخش دیا جو اُسے خداوند کریم سے تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس فلسفہ کا ذکر ایک جگہ یوں فرماتے ہیں کہ

"قیامت کے متعلق منکرین کے انکار کی وجہ یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب ظاہری طور پر اُن کے تمام اعضاء بکھر جائیں گے تو کس طرح اُن کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا۔ یہ محض اُن کی کم فہمی ہے کیونکہ قرآن کریم بڑی وضاحت سے یہ بات بارہا پیش کر چکا ہے کہ تمہارے ظاہری بدن اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ روحانی بدن جمع کئے جائیں گے۔"

(قرآن کریم اردو ترجمہ تعارف سورۃ القیامۃ صفحہ 1101)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جابجا آخرت سے ڈرایا اور اس زندگی کو اسلامی طور پر اُستوار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کی ایک واضح مثال یہ دو اشعار ہیں جو تقریر کے آغاز پر خاکسار نے پڑھے اور اسی میں سے ایک مصرع کو خاکسار نے آج تقریر کا عنوان لگایا ہے۔ آپ ایک اَور اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حُکمِ خدا کے سامنے

سامعین! آخرت کی طرف توجہ دلانے اور اِسے یاد رکھنے کا ایک دلچسپ طریق یہ بھی ہے کہ آخرت کا لفظ حرف "آ" سے شروع ہوتا ہے جو اردو حروفِ تہجی میں سب سے پہلے آتا ہے اِس لئے جب بھی کسی کتاب کا انڈیکس یا اشاریہ بنایا جاتا ہے تو سب سے پہلے "آخرت" کا لفظ ہی آتا ہے اور اِس کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے اور اِسے یاد کر کے نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ تفسیر صغیر اور قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے انڈیکس دیکھ لیں جن کے انڈیکس لفظ "آخرت" سے شروع ہو رہے ہیں اور اِن انڈیکس کو کھولتے ہی قرآن کریم کی وہ تمام تفصیلات ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔ جس سے فوراً اپنے اللہ تعالیٰ سے تعلق گہرا ہوتا۔ اُس کا خوف دِل میں پیدا ہوتا ہے۔

آئیں! بات کو آگے بھی اِسی انڈیکس میں درج آخرت کے تحت قرآنی احکام کی روشنی میں بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے "القیامۃ" کے نام سے ایک سورۃ نازل فرمائی جس میں یومِ قیامۃ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سورۃ الاحقاف آیت 34 کے فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اِس نصیحت کے بعد اِس دائمی صداقت کی طرف اُن کو توجہ دلائی جس کی طرف ہر نبی اپنی قوم کو بُلاتا ہے کہ وہ بعث بعد الموت پر ایمان لائیں جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔"

(اردو ترجمہ صفحہ 940)

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ایک اُخروی زندگی بھی ہے۔ اگر اِس دنیا میں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرو گے تو اُس دنیا میں سزا کے طور پر عذاب مقدّر ہے۔"

(اردو ترجمہ صفحہ 1112)

سامعین! سورۃ یونس کی آیت 5 کی تلاوت خاکسار نے اپنی تقریر کے آغاز میں کی ہے۔ اُس کا ترجمہ یہ ہے:

"اُسی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ یقیناً وہ تخلیق کا آغاز بھی کرتا ہے پھر اُسے دہراتا بھی ہے تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے انصاف کے ساتھ جزا دے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی بطور مشروب اور دردناک عذاب ہوگا بسبب اِس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔"

پھر فرمایا:

"جو اسی دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا۔" (سورۃ بنی اسرائیل: 73)

پھر سورۃ بنی اسرائیل آیت 14 میں انسان کے گردن میں اُس کا اعمال نامہ لٹکنے کا ذکر ملتا ہے۔ جس کے مطابق آخری روز اس کو جزا سزا دی جائے گی۔ فرمایا:

"ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اُس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے لئے اُسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔"

حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے اِس حد تک انذار کروایا ہے کہ اعمال نامہ تو الگ رہے۔ تمہارے کان، تمہاری آنکھوں، تمہارے ہاتھ، پاؤں اور تمہارے چمڑے اور جلدوں کو بھی زبان اور قوت گویائی دی جائے گی جو تمہارے خلاف آخری روز گواہی دیں گے۔ دیکھیں! سورۃ حٰم السجدہ آیت 21 تا 23۔ سورۃ یٰسین آیت 66 جس کے فٹ نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہر انسان کے بدن کے اعضاء بھی اپنے جرائم کا اقبال کریں گے۔"

(اردو ترجمہ صفحہ 780)

سامعین! اُخروی زندگی کے بارے میں قرآن کے بقیہ بیانات کو چھوڑتے ہوئے صرف یہ حقیقت بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں اُخروی زندگی کو حقیقی زندگی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (العنکبوت: 65)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

جس میں اللہ کا دیدار بھی رہے گا۔ جیسے سورۃ القیامۃ آیت 24 میں ذکر ہے۔ فرمایا:

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

کہ اپنے ربّ کی طرف نظر لگائے ہوئے۔

سامعین! جہاں تک احادیث میں اُخروی زندگی کی حقیقت اور اُس میں جزا و سزا کے بیان کا تعلق ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ قبور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اِس سے اپنی عاقبت سنوارنے کا موقع ملتا ہے۔ زیارت قبور کی دُعا سکھلاتی ہے۔ جس میں پہلووں سے ملنے کی یاددہانی کروائی گئی ہے کہ یہ ہے تمہارا مقام جہاں تو نے جانا ہے اور تمہارے عزیز و اقارب تمہیں دفنا کر افسردہ چہروں کے ساتھ واپس اپنے گھروں میں آئیں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دفنانے کے بعد اُس کی قبر پر کھڑے ہو اُس کی مغفرت اور اُس کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ اب اُس سے پوچھ گچھ ہونے والی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 624)

اِس سے قبل نماز جنازہ میں شمولیت بھی موت ہی کی یاد دلانی ہے۔ نماز جنازہ کی دعائیں بھی اُخروی زندگی کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ جس میں اسلام پر زندہ رہنے اور ایمان پر وفات کی دُعا کی جاتی ہے۔ تعزیت کے لئے مرحوم کے گھر میں جا کر لواحقین سے تعزیت کے بول بولنے سے بھی خدا یاد آتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتمہ بالخیر کی جو دعا مسلمانوں کو سکھلائی ہے۔ وہ بھی درحقیقت اُخروی زندگی کو بروقت یاد رکھنے کی ایک علامت ہی ہے۔ عذابِ قبر سے بچنے کے لئے دُعا میں بھی یہی مفہوم اور سبق ملتا ہے۔

احادیث میں ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک رات اکیلے ہی جنت البقیع کو نکلے۔ دُعا کی۔ نوافل پڑھے۔ حضرت عائشہؓ نے جب آپؐ کو بستر پر نہ پایا تو وہ چل دیں۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ دعا کرو کہ مومنوں اور مسلمانوں میں گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 627)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 18)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے کون سمجھاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مومن وہ ہے جو در حقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر9 صفحہ 72-73)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مال و دولت، جائیدادیں، فیکٹریاں، بڑے بڑے فارمز جو ہزاروں ایکڑ پہ پھیلے ہوئے ہوں، جن پر جاگیر دار بڑے فخر سے پھر رہا ہوتا ہے اور دوسرے کو اپنے مقابلے پہ یا عام آدمی کو اپنے مقابلے پہ بہت پیچ اور ہیچ سمجھ رہا ہوتا ہے اور پھر اولاد جو اس کا ساتھ دینے والی ہو، نوکر چاکر ہوں یہ سب باتیں ایک دنیادار کے دل میں بڑائی پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور اس کے نزدیک اگر یہ سب کچھ مل جائے تو ایک دنیادار کی نظر میں یہی سب کچھ اور یہی اس کا مقصود ہے جو اس نے حاصل کر لیا ہے اور اس وجہ سے ایک دنیادار آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ اس کی عبادت کرنے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ اپنے زعم میں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس دلانے کا کوئی خانہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی اور اپنے کام کرنے والوں، اپنے کارندوں، اپنے ملازمین کی خوشی، غمی، بیماری، میں کام آنے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ تو یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے نزدیک اس زندگی کا سب مقصد دنیا ہی دنیا ہے اور ایک دنیادار کو شیطان اس دنیا کی خوبصورتی اور اس کی زینت اور زیادہ ابھار کر دکھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔ اس لئے تم اس کے عبادت گزار بندے بنو اگر اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے، کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال زندہ رہ لے گا اس کے بعد انسان نے مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لئے آخرت کے لئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔ فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی اور اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہوگی بلکہ تمہارے آباء و اجداد کے لئے بھی دعا کر رہی ہوگی، تمہارے لئے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لئے بھی دعا کرے گی۔ اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔ تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہئے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔ یہ سوچو کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔“

(خطبہ جمعہ 7/ مئی 2004ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡